ماں "حق حضانت" یعنی بچے کے پرورش کی زیادہ حق دار ہے

مولوی مصطفیٰ خلیل

شریک شعبۂ تخصص جامعہ المرکز الاسلامی بنوں پاکستان

شائد آغاز حیات بشر ہی سے، جب سے رشتوں کے تقدس کا احساس قلب انسانی میں موجوں کی صورت میں اُبھرنے لگا۔ ماں کا رشتہ سب سے مقدس ٹھہرا، جو مٹھاس، وارفتگی، ٹھنڈک اور اطمینان کی کیفیت اس رشتے سے وابستہ ہے کسی اور سے نہیں، ماں کا لفظ محبت اور رحمت کا بدل ہے ماں کا احترام انسانی معاشرے کی بقا کا دوسرا نام ہے، ماں کی بے احترامی انسانی معاشرے کے لئے تباہی و نامرادی کا پیغام ہے یہی وجہ ہے کہ انسانی معاشرہ کے حکیموں اور طبیبوں نے ہر دور میں نوع بشر کو اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے۔

ماں اور باپ دونوں محترم ہیں، ایک کے نام کے ساتھ اگر محبت جڑی ہوئی ہے تو دوسرے کے نام کے ساتھ شفقت۔ دونوں زحمتیں اُٹھا اُٹھا کر اولاد کو پروان چڑھاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انبیاء کی تعلیمات میں دونوں کا ذکر بالعموم اکھٹا آتا ہے۔ ہاں البتہ جب دونوں میں سے کسی ایک کا ذکر مقصود ہو تو ماں کو تقدم حاصل ہو جاتا ہے۔

قرآن حکیم میں بھی ماں باپ کے سامنے اُف کرنے اور انہیں جھڑکنے کی ممانعت کی گئی ہے علاوہ ازیں قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت نوحؑ کی دعائیں نقل ہوئی ہیں۔ وہ اپنی مغفرت طلب کرنے کے ساتھ ساتھ ماں باپ کے لئے بھی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کا یہ معروف جملہ تو ہم ہر روز پڑھتے ہیں۔ "ربنا اغفرلی ولوالدی......".

ترجمہ:...... "پروردیگار! مجھے بھی بخش دے اور میرے والدین کو بھی"

مغرب میں خاندان کا تصور:

مغرب میں خاندان کے تصور میں جو توڑ پھوڑ ہوئی ہے اس سے ہر فرد تنہا ہو کر رہ گیا ہے، بے حیائی اور بدکاری نے کروڑوں انسانوں سے ماں باپ کی شفقت چھین لی ہے، اس سے معاشرہ جس فساد اور کرب کا شکار ہوا ہے اس کا احساس

آہستہ آہستہ مغرب کے معاشرہ شناسوں میں تقویت پکڑ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ عرصہ سے خاص طور پر "Mother Day" کا اہتمام کیا جانے لگا ہے اس روز اولاد ماں باپ کے ساتھ دن گزارنے کی کوشش کرتی ہے۔ اور ان کی خدمت میں تحفے پیش کرتی ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ سارے سال کی تنہائی اور طویل دورِ ہجر کی تلافی ایک دن کی اس نمائش سے نہیں ہو سکتی، شب و روز کی ماں کی محبتوں اور ٹھنڈی چھاؤں سے محرومی کا مداوا ایک دن کی چند گھڑیاں نہیں کر سکتی۔ ماں باپ کی صحبت میں کچھ وقت گزارنے اور ان کی شفقتوں کو سمیٹنے کی انسان کو ہر روز ضرورت ہوتی ہے۔ ہمارے شب و روز کی دکھوں پر دکھی ہو کر فریاد کرنے والی ماں، ہمارے گھر سے رخصت ہوتے ہوئے دعاؤں کے سائے میں رخصت کرنے والی ماں، گھر میں قدم رکھتے ہی بسم اللہ کہنے والی ماں اور ایک کانٹا چبھ جانے پر تڑپ اُٹھنے والی ماں کے لئے سال بھر میں ایک دن الامان والحفیظ انسانوں نے زندگی کی نمائش، رسوم، ظاہری قوانین اور خود فریب آداب کا اسیر کر لیا ہے۔ زندگی اپنی فطری روش پر ہو ماں باپ کو "Old People Homes" کے حوالے کرنے کا عذاب انگیز فیصلہ ہرگز نہ کیا جائے ۔ (۲) ۔

ماں کی عظمت کے پہلو تو طرح طرح سے کھلتے ہیں۔ ہم دو مثالیں خدائے بے عدیل کے کلام بے مثال سے عرض کرتے ہیں۔

ماں کی مشقتیں:

قرآن مجید میں والدین کا ذکر عموماً اکھٹا آیا ہے۔ دونوں سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ دونوں کے سامنے ''اُف'' تک کہنے کی ممانعت کی گئی ہے لیکن ایسے احکام کی دلیل پیش کرنے کی نوبت آئی تو ماں کی زحمتوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ماں جو تکلیفیں اولاد کی پرورش میں جھیلتی ہے۔ اس کی طرف توجہ دلا کر اولاد کے انسانی جزبوں کو انگیخت کیا گیا ہے۔

سورۃ احقاف کی یہ آیت ملاحظہ فرمایئے: " ووصینا الانسان بوالدیه احساناً حملته امه کرهاً ووضعته کرها " .

ترجمہ:...... " اور ہم نے انسان کو اس کے اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت کی، اسے اُس کے ماں نے درد جھیلتے ہوئے اپنے بطن میں اُٹھائے رکھا۔ اور پھر عالم کرب میں اسے جنا " ۔

سورۃ لقمان میں بھی ایسے ہی کیفیت ہے۔ آیت پر نظر کیجئے: " ووصینا الانسان بوالدیه حملته اُمه وهناً علیٰ وهنٍ".

(لقمان ۱۴) .

ترجمہ:...... ''اورہم نے انسان کواپنے والدین سے حسن سلوک کی نصیحت کی ،اسے اس کی ماں نے درد پر درد جھیل کر اپنے پیٹ میں اُٹھائے رکھا'' ۔

کمزوری ،نقاہت ،درداور صدمے ---- ماں اپنے بچے کے لئے کس کس عالم سے گزرتی ہے۔کیا کیا غم جھیلتی ہے۔ اسے دیکھنا اسے سمجھنا روزمرہ ہے لیکن حیرت ہے انسان کو پھر بھی یاد دلانا پڑتا ہے، متوجہ کرنا پڑتا ہے خاص طور پر ماں جو غم زیادہ سہ جاتی ہے اور شکوہ سنج کم ہوتی ہے۔دردزیادہ جھیل لیتی ہے آہ لب پر کم لاتی ہے انسان کی زیادہ توجہ اور محبت کی محتاج ہے شائد اسی لئے مثال اس کی دی گئی ہے۔

والدہ کے ایک سانس کے حق کی ادائیگی بھی نہیں ہوسکتی ۔بعض افراد واقعتاً اپنے ماں باپ کیلئے زحمتیں اٹھاتے اور مشقتیں جھیلتے ہیں اپنے لباس پر ان کے لباس کو اور اپنے غذا پر ان کے غذا کو ترجیح دیتے ہیں ان کے علاج معالجے کیلئے تگ ودو کرتے ہیں ۔بعض تو ان کے نام پر شفاخانہ بنادیتے ہیں ۔غریب پروری کرتے ہیں ۔یہ سب امور قابل قدر۔نتیجہ بخش ہیں اور انشاءاللہ پروردیگار کے ہاں باعث اجروثواب ہیں لیکن کیا اس سے ماں باپ کا حق ادا ہوجاتا ہے۔اس سلسلے میں ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کتنے پردے اٹھادیتا ہے اور کتنے پردے کھول دیتا ہے۔

غور کیجیے گا ایک شخص اپنی والدہ کو کمر پر اٹھائے طواف کعبہ کروارہا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں نے اس طرح خدمت کر کے اپنی والدہ کا حق ادا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں ہوا۔

اس آئینہ میں وہ افراد اپنا چہرہ ضرور دیکھ لیں، جو ماں باپ کے کسی کام آکر اترانے لگتے ہیں اور احسان جتلانے لگتے ہیں قرآنی تعلیم تو یہ ہے کہ کسی عام انسان پر جس نے کبھی آپ سے حسن سلوک نہ بھی کیا ہو اس پر بھی احسان کر کے مت جتلاؤ۔

عرفائے الٰہی کے نزدیک نیکی کر کے اسے جتلانے سے نیکی ضائع ہوجاتی ہے۔ایسے میں والدین کے بے ریا اور بے پناہ نیکیوں کا غوض ادا کرنا انسان کے بس میں نہیں لہٰذا آپ ان کیلئے جو زحمت اٹھائے یقین رکھیں کہ :''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا'' ۔

اسلئے شریعت نے ماں کی شفقت کا لحاظ کرتے ہوئے ابتدائی پرورش کا حق والدہ کو دیا ہے۔ماں کی محبت اور ماں کی ممتا کی آغوش اور ماں کی پرورش کی بچپن میں جتنی بچے کو ہوتی ہے ظاہر ہے اسی طرح پرورش باپ نہیں کرسکتا ہے باپ بچے کیلئے سب کچھ کرسکتا ہے لیکن حقیقی ماں کی پرورش حقیقی ماں کی محبت اور ان کی شفقت ان کیلئے مہیا نہیں کرسکتا۔باپ بچے کیلئے خوراک کی ساری چیزیں مہیا کرسکتا ہے لیکن حقیقی ماں کا دودھ تو نہیں لاسکتا۔باپ بچے کیلئے دوسری پرائی ماں کو خرید سکتا ہے لیکن حقیقی ماں کی محبت تو خرید

نہیں سکتا الغرض باپ بچے کیلئے سب کچھ کرسکتا ہے لیکن اپنی ماں جیسے کوئی چیز بھی نہیں لاسکتا یہ خالق لایزل نے کائنات کا وجود دینے سے قبل ہی ماں کے ورثے میں دی ہے۔ اب بس یہ اس کا حق ہے۔

علامہ اقبال مرحوم ماں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

تربیت میں تیری انجم کے ہم قسمت ہوا
گھر میرے اجداد کا سرمایہ عزت ہوا
دفتر ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات
عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی
میں تیری خدمت کے قابل جب ہوا تو چل بسی
تخم جس کا تو ہماری کشت جان میں بو گئی
شرکت غم سے وہ الفت اور محکم ہو گی (۴)......

مفاد مسئلہ:......

اسی وجہ سے یہ مسئلہ آجکل زور و شور سے زباں آراء ہے کہ غیر مسلمہ ماں کی پرورش کا حق اس کی بیٹے کے حق میں جو کہ مسلمان شوہر سے ہو۔

مسئلہ کی بنیاد ایک سوال کا جواب ہے۔ کہ ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم عورت سے نکاح کیا۔ اور ان سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اور بہت مدت کے بعد ان کے درمیان ناچاکی ہوئی اور وہ دونوں جدا ہو گئے تو اس زوجہ نے بچے کی پرورش کا دعویٰ کیا کہ یہ میرا حق ہے۔

اور اس کے والد نے بھی پرورش کا دعویٰ کیا کے یہ میرا حق ہے اس لئے کہ زوجہ اور میرا دین مختلف ہے اور میں مسلمان ہوں اور وہ غیر مسلمہ۔

الجواب:......

جواب یہ ہے کہ پرورش کا مسئلہ زوج اور زوجہ کے افتراق کے دوران ان مسائل شائکہ میں سے ہے خاص طور پر اس زمانے میں جس میں ہر طرف مشکلات ہی مشکلات ہیں اور مشکل ہے فیصلہ کرنا چھوٹوں کی پرورش ان کی تربیت اور حفاظت کے بارے میں اور مسئلہ زور اس وقت پکڑتا ہے۔ جب ان کے درمیان جدائی دیانت کے اختلاف کی وجہ سے ہو اور کوئی فیصلہ بھی ان کی پرورش کے بارے میں کارگر نہ ہوتی ہو۔

یہ مشکل اس وقت پیش آتی ہے جب بچہ میں دو جہتوں کا ٹکراؤ ہوتا ہے۔ اور بچہ نقیضین کے آغوش میں پروان چڑھتا ہے۔

یہاں پر ماں ہوتی ہے۔ جو بچے کو اٹھائی ہے کرب میں اور اس کو وضع بھی کرتی ہے کرب میں (تو یہاں پر ایک جہت) ماں منتظر ہوتی ہے کہ باپ کے حق سے بچے کو چڑادے۔ بچہ ان پر احسان کرے گا اور اس کی حمایت اس کو حاصل ہوگی تو وہ ہر وہ وسیلہ اختیار کرے گی۔

اور دوسری جہت باپ کی ہے کہ باپ اپنے بچے پر ماں کی طرف سے پر امن نہیں ہوتا اور وہ ڈرتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ماں اس کو اپنے دین کی طرف نہ لوٹا دے اور اس کے دین کو خراب نہ کردے۔

تو یہ تجاوز ہوگی اس طرف سے بچے پر اس حال میں کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہو۔ تو اس وقت ملامت کرینگے اس کو ملامت کرنے والے اور بُرا بھلا کہیں گے اس کو بُرا بھلا کہنے والے۔

ہمارے فقہاء کرامؒ نے اختلاف کے دونوں جہتوں کو مدنظر کرتے ہوئے اس میں اپنے دلائل اور اپنے اپنے مسلک پیش کئے ہیں۔

پس ہمارے امام اکبر امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک اہل ذمہ لوگ پرورش کے بارے میں رتبے کے اعتبار سے ایسے ہیں جیسے اہل اسلام۔ اس لئے کہ یہ حق بچے کے مصلحت کے پیش نظر اس کو ملتا ہے۔ اور یہ اسلام اور کفر کی وجہ سے مختلف نہیں ہوتا۔

اور اسی طرح اتحاد دین یہ بھی شرط نہیں ہے۔ اس حق کے ثبوت کے لئے حتیٰ کے اگر ایک عورت کتابیہ ہے اور بچہ مسلمان اس کی پرورش میں ہے۔ تو ایسا سمجھا جائے گا گویا کہ وہ ایک مسلمان عورت کی پرورش میں ہے اور دلیل اس پر کہ مناسب اس بچے کے

لئے یہ ہے۔ کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہو اور یہ اس کی قوت شفقت کی وجہ سے کہ اس کی شفقت زیادہ ہوتی ہے بچے پر اور وہ زیادہ قادر ہوتی ہے۔ (اس کے مصالح کی طرف کہ وہ یکسوئی کے ساتھ بچے کے پرورش کا لحاظ اور اس کے مصالح کو اچھی طرح سمجھے) اور جس میں دینی ضرر کا احتمال ہو تو دین کی وجہ سے اس کی ماں کا حق اُٹھ جاتا ہے۔ اور یہاں پر پرورش کا حق غیر مسلمہ کو نہیں ہوتا۔

برابر ہے۔ کہ وہ کتابیہ ہو یا مجوسیہ دینی ضرر کی وجہ سے ان کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔

اور پرورش کا جو حق ہے اس حق سے ام مرتدہ اور وہ ماں جو فاجرہ ہو۔ اور اس کا فجور اتنا واضح اور زیادہ ہو جس کی وجہ سے بچے کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو چاہے وہ ماں مسلمہ ہو۔ یا غیر مسلمہ جیسا کہ اس حق سے مستثنیٰ ہے جب بچے کے لئے خطرہ ہو کہ وہ ماں کے دین کا تابع ہو جائے گا۔ (۵)۔

اور امام مالکؒ کے مشہور مذہب کے مطابق پرورش کے لئے ماں کا مسلمان ہونا ضروری نہیں۔ اور دلیل ان کی دو حدیثیں ہیں۔

" **لا توله والدة عن ولدها** " . (۶).

ترجمہ: ...... " ماں کو بچے کے بارے میں غم میں نہیں ڈالا جائے گا " ۔

" **من فرق بين والدة وولدها فرق الله بينه وبين احبته يوم القيمة** " . (۷).

ترجمہ: ...... " جس نے بھی کسی بچے اور ان کی ماں کے درمیان جدائی کی تو اللہ تعالیٰ ان کے اور ان کے محبوب کے درمیان جدائی ڈالیں گے قیامت کے دن " ۔

ہاں اگر یہ ڈر ہو کہ ان کی ماں ان کو شراب اور خنزیر کی غذا دے گی۔ تو مسلمان آدمیوں کی ضمان میں دیا جائے گا۔ اور یہ مسلمان ان کے ساتھ لڑیں گے نہیں۔ الّا یہ کہ بیٹی بالغ ہو جائے اور وہ ماں کے پاس ہو بغیر کسی ذمہ داری کے، اور غیر مسلمہ کے پرورش کے بارے میں ابنِ وھبؒ کا اپنا علیحدہ مستقل مسلک ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب کسی مسلمان ماں پر خوف ہو شر کا تو اس کو بھی پرورش کا حق ثابت نہیں۔ تو غیر مسلمہ تو زیادہ لائق ہے۔ کہ ان کو یہ حق حاصل نہ ہو۔

امام لخمیؒ کے نزدیک یہی زیادہ احسن اور زیادہ احتیاط والی بات ہے۔ بچے کے حق نہیں۔ (۸)۔

اور امام شافعیؒ کے مذہب کے مطابق غیر مسلم کو مسلمان پر پرورش کا حق نہیں اس لئے کہ غیر مسلم کو مسلمان پر ولایت حاصل نہیں۔ اس لئے کہ غیر مسلم کبھی اس کو فتنہ میں ڈال دیں گی۔ تو اس کی پرورش مسلمان رشتہ دار لیں گے۔ علی الترتیب اور اگر مسلمانوں

میں سے کوئی بھی موجود نہ ہوتو تمام مسلمانوں پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی پرورش کرے۔اوراس کا خرچ وخوراک بچے کے مال سے لیا جائے گا۔اگر بچے کا مال بھی موجود نہ ہوتو ان لوگوں پر ضروری ہے۔کہ مال ادا کرے کہ جن پر بچے کا نفقہ واجب ہے اوران میں کوئی بھی نہ ہوتو یہ محاویج مسلمانوں میں سے ہے۔جس طرح محتاج لوگوں کی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر ہے۔اس طرح اس بچے کی بھی ذمہ داری ان مسلمانوں پر ہے۔

اورابو سعید الاصطخری فرماتے ہیں کہ غیر مسلم کو مسلمان پر ولایت ثابت ہے۔اورانہوں نے دلیل اس حدیث سے پکڑی ہے۔جس کو عبدالحمید ابن سلمہؓ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں:

" واستدل بما راہ عبدالحمید بن مسلمه عن ابیه قال اسلم ابیی وابت اُمی ان تسلم وانا غلام فاختصما الیٰ رسول اللهؐ فقال یا غلام اذهب الیٰ ایهماشئت ان شئت الی ابیک وان شئت الی امک فتوجهت الیٰ امی فلما رآنی رسول اللهؐ سمعته یقول اللهم اهده فملت الیٰ ابی فقعدت فی حجر ہ "

ترجمہ:...... " اسلام لائے میرے باپ اورانکار کیا میری ماں نے اسلام لانے سے اور میں چھوٹا بچہ تھا۔تو دونوں جھگڑا رسول اللہؐ کے پاس لئے گئے۔تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اے غلام! چلے جاؤ ان دونوں میں سے جس کے پاس چاہو، چاہو تو اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ۔چاہو تو اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ۔

تو میں اپنی ماں کی طرف متوجہ ہوا۔تو جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا۔تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمارہے تھے :

" اللهم اهده "

ترجمہ: ...... " یا اللہ اس کو ہدایت دے۔تو میں اپنے باپ کی طرف مائل ہوا۔اوراپنے باپ کے گود میں بیٹھ گیا۔ (۹)

اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک غیر مسلم کے لئے مسلمان پر پرورش کا حق بالکل ثابت نہیں۔ جیسا کہ ولایت نکاح اور ولایت مال ہوتا ہے۔ اور یہ پرورش جب فاسق کے لئے ثابت نہیں تو غیر مسلم تو اس سے اولیٰ ہے کہ اس کے لئے ثابت نہ ہو۔

اس لئے کہ غیر مسلم کا ضرر فاسق سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اس کو دین سے نکالنے کی کوشش کرے گا۔ تو وہ اس کو غیر اسلام کی تربیت اور تعلیم دے کر اس کو اسلام سے نکال دے گا۔ اور یہ سب سے بڑا ضرر ہے۔ اور پرورش اور حضانۃ ولد کی حفاظت کے لئے ہوتا ہے۔ تو یہ کس طرح مشروع ہوگا۔ جس میں بچے کی ہلاکت اور اس کے دین کی ہلاکت ہو۔

ماقبل میں جو مضمون مذکور ذکر ہوا۔ اس سے واضح ہوا۔ کہ غیر مسلمہ کی پرورش کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک اور عدم جواز معلوم ہوتا ہے دو اماموں امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک۔ ان ادلہ اور اسباب کی وجہ سے جس کو ابھی ذکر کیا گیا۔ (۱۰)۔

" قلت ولعل الصواب " والله اعلم

ترجمہ: ...... " میں یہ کہتا ہوں اور شائد صواب اور صحیح بھی یہی ہو۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے " ۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے مذہب کے مطابق کہ جائز ہے۔ کہ غیر مسلمہ کو پرورش کا حق ثابت ہے۔ اس ولد میں جو اس کا مسلمان شوہر سے ہو۔ اور اس میں کسی کا کوئی شک نہیں۔ کہ ماں کی شفقت اور اس کی رعایت بچہ کے بارے میں بچپن میں یہ زیادہ اہم ہے باپ کی رعایت ہے۔ اور دلیلیں اس پر قرآن اور حدیث سے بہت ثابت ہے۔

کتاب اللہ سے دلیل:

اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے ماں کی سخت حالات اور مشقت کو حمل اور وضع حمل میں۔

" فقال (ووصینا الانسان بوالدیه حملته امه وهناً علی وهن) " . (۱۱) .

ترجمہ: ......" ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا " ۔

" وقال عزوجل : (ووصینا الانسان بوالدیه حملته امه کرهاً ووضعته کرهاً . (۱۲) .

ترجمہ: ...... " اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے " ۔

اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے جنا۔

بچے کو حکم بھی دیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ولد کو والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا ہے۔ لیکن ان کے ساتھ ماں کی مشقت کو اوران کی ضعف کا تذکرہ صراحت کے ساتھ حمل کے دوران اور وضع حمل کے دوران کیا ہے۔

اور ماں کو اس کے ساتھ خاص کرنا یہ سبب ہے کہ ماں کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنا زیادہ مؤکد ہے باپ سے۔

" ومفاد الحديث كما في البخاري عن ابي هريرةؓ قال جاء رجل الى رسول اللهؐ فقال يا رسول اللهؐ من احق الناس بحسن صحبتي قال (اُمک) "

" قال: ثم من قال (امک) قال ثم من قال (امک) قال ثم من قال (ابوک) ".

ترجمہ الحدیث:.......

" اور رسول اللہؐ نے اس کو اس وقت بیان کیا جب ان سے کسی سائل نے پوچھا کہ میں کس کے ساتھ بھلائی کروں۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ اسی طرح رسول اللہؐ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا۔ آخر میں رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

" ثم ابوک "

ترجمہ: ...... " پھر تمہارا باپ " ۔ (۱۳)

" وفي موضع آخر روى ان امرأة جاء ت الى رسول اللهؐ فقال يا رسول اللهؐ ان زوجيي يريد ان يذهب با بني وقد سقاني من بئر ابي عنبه وقد نفعني ".

" فقال لها رسول اللهؐ استهما عليه فقال زوجها من يحاقني في ولديي فقال النبيؐ ".

" (هذا ابوک وهذه اُمک فخذ بيد ايهما شئت " .

" فأخذ بيه امه فانطلقت به " .

ترجمہ الحدیث: ......

اور ایک دوسری روایت میں اس طرح ذکر ہے کہ ایک عورت رسول اللہؐ کے پاس آئی۔ اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول میرے شوہر نے ارادہ کیا ہے۔ کہ میرے بیٹے کو لے جائے اور اس نے مجھے ابی عنبۃ کے کنویں سے پلایا ہے اور مجھے نفع پہنچایا ہے۔ تو رسول اللہؐ نے اس کو ارشاد فرمایا: اس بچے پر قرعہ ڈال دو۔ تو اس کے شوہر نے کہا۔ مجھے اپنے بیٹے سے کون روکے گا۔ تو نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: (اور بچہ کی طرف متوجہ ہوا) (یہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہاری ماں ہے پس ماں باپ میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو) " "۔

تو اُس نے اپنے ماں کا ہاتھ پکڑا اور ماں اس کو لے گئی۔ (۱۴)۔

" ولما حكم ابوبكر الصديق " .

جب ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کے خلاف فیصلہ کیا عاصم کے حق میں اس کے ماں کے لئے تو ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ماں کی خوشبو اس کی سونگھ اور اس کی لطافت اس بچے کے لئے بہتر ہے۔ آپ سے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے یا شادی کر دے۔ پس یہ تمام آثار دلالت کرتے ہیں کہ ماں کی جو طبیعت ہے۔ (مسلمہ ہو یا غیر مسلمہ) شفقت کے اعتبار سے اپنے بچے پر باپ کے شفقت سے زیادہ ہے۔ اور ان کا حق بچے کی پرورش کے بارے میں اسی شفقت سے زیادہ ہے۔ اور ان کا حق بچے کی پرورش کے بارے میں اسی شفقت کی وجہ سے ہے۔

" ولكن هذا لايعنى . باى حال " .

ترجمہ: ...... " لیکن یہ پرورش کا حق کہ باپ کے حق کو ہر حال میں پس پشت ڈال دے " ۔

باپ کے حق کو پس پشت نہیں ڈالتا۔ پس جب ماں (چاہے مسلمہ ہو یا غیر مسلمہ) وہ زیادہ قادر ہوتی ہے بچے کی تربیت پر چھوٹی عمر میں لیکن اس عمر سے جب بچہ مرور کرتا ہے اور جوانی میں پروان چڑھتا ہے۔ تو ماں اب باپ سے زیادہ قدرت والی نہیں ہوتی۔ اس وقت بچے کو تربیت، تعلیم اور بہت سی چیزوں میں باپ کی ضرورت ہوتی ہے اور اس پر ماں بچاری کہاں قادر ہوتی ہے۔ اس لئے کہ بچہ اس عمر میں بہت سی چیزوں کا ادراک کرتا ہے اور بہت سے چیزوں میں تمیز کر سکتا ہے۔ اب جب اس حال میں اس کی ماں اگر مسلمان ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ اب باپ کے پاس تعلیم و تربیت اور حفاظت کے واسطے اسے باپ کے حوالے کر دے۔ شرعی طور پر اس وجہ سے احنافؒ کے نزدیک بلوغ کے بعد بچے کا اختیار بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

اس لئے کہ جب اس کو اختیار دیا جائے تو وہ اس چیز کو اختیار کرے گا۔ جو اس کو بے باکی کے ساتھ چھوڑے تاکہ ان کے

اور کھیل کود کے درمیان وہ پھیرتا رہے اپنے اور اس پر کوئی نگرانی نہ ہو۔

تو اس صورت میں بچے کی مصلحت فوت ہو جاتی ہے۔اور اگر اس کی ماں غیر مسلمہ ہو۔(اور یہی بنیادی مسئلہ ہے)اور بچے کا باپ ڈرتا ہو اس عمر کے گزرنے کے بعد کہ وہ اس کو اپنے دین کی طرف مائل کر دے گا۔تو واجب ہے کہ وہ باپ کے پاس ہو۔

اعتراض:.......

کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے۔کہ غیر مسلمہ ماں پرورش کے کسی مرحلے میں بھی بچے کو اپنی دین کی طرف مائل کر سکتی ہے۔ تو پھر اس کو حضانت کا حق بالکل نہیں ملنا چاہیئے۔اور اس کا حق ساقط ہونا چاہیئے۔

جواب:.......

اس اعتراض کرنے والوں کو یہ جواب دیا جائے گا کہ بے شک جس نے حضانت کا حق ماں کے لئے ثابت کیا ہے۔تو انہوں نے ساتھ باپ کے لئے یہ حق بھی ثابت کیا ہے۔کہ بچے کی کڑی نگرانی کرے۔

اور جب بھی اس کو بچے کی طرف سے کوئی شبہ نظر آئے کہ والدہ اس کو اپنے دین کی طرف مائل کر دیتی ہے۔تو باپ کے لئے مطالبہ اس بچے کے چھڑوانے کا اس کی ماں سے ثابت ہے۔اور یہ حق ان کے لئے ثابت ہے۔چاہے یہ پرورش کرنے والی ماں (مسلمہ ہو یا غیر مسلمہ)۔

پس حضانت اور پرورش کے شروط میں سے یہ شرط ہے۔کہ حضانت اور پرورش پر امن اور امانت کے ساتھ ہوگا۔پس جب ماں فاسقہ ہوگی!اور بچے کی پرورش سے اس کی طرف سے امن نہ ہو تو پرورش سے اس کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔

خلاصہ بحث:.......

پس مسئلے کا خلاصہ یہ نکلا کہ فقہاء کرامؒ نے اس مسئلے کو دو مختلف طریقوں سے پیش کیا ہے۔

پس امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام امالکؒ کے نزدیک کہ غیر مسلمہ کو پرورش اور حضانت کا حق ثابت ہے چاہیے۔(وہ کتابیہ ہو یا مجوسیہ) جب تک بچے پر یہ خوف نہ ہو کہ وہ اس کو مردار غذا دے گی یا محرمات سے اس کی پرورش کرے گی۔یا غیر اسلام یعنی اسلام کے علاوہ مذہب سے اس کی الفت پیدا کرے گی۔

اور امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مشہور مذہب کے مطابق عدم جواز حضانت ہے۔اس لئے کہ یہ ماں اس سے ایسے عمل کروائے گی۔ جو اس کو دین سے نکال دے گا۔اور پرورش اور حضانت تو بچے کی حفاظت کے لئے ثابت ہوتی ہے۔

پس یہ مشروع بھی نہ ہوگی۔ایسے طریقے سے جس میں اس کا دینی ضرور ہو۔

" ولعل الصواب " . والله اعلم . (شائد صواب اور مذهب مختار).

اللہ ہی بہتر عالم ہے۔وہ مذہب ہے امامین ھمامین امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کا کہ حضانت کا حق غیر مسلمہ کے لئے بھی ثابت ہے۔اس لئے کہ اثار جو وارد ہوئے ہیں۔ یہ دلالت کرتے ہیں۔کہ ماں کی طبیعت (خلقی پیدائش) چاہے وہ مسلمہ ہو یا غیر مسلمہ) اپنے بچے پر شفقت کے باب میں اور بچے کی چھوٹی عمر میں رعایت کے باب میں باپ کی رعایت اور شفقت سے زیادہ ہے۔

لیکن یہ حق ہر حال اور ہر وقت کے لئے باپ کے حق کو ولد سے ساقط نہیں کرتا پس جب بچہ حالت صغر سے پروان چڑھتا ہے۔تو اس وقت وہ ماں کے قدرت سے باہر ہوتا ہے۔ پس اس وقت سے جب وہ متجاوز ہوتا ہے اور بہت سے چیزوں کا ادراک کرتا ہے۔اور تمیز کرتا ہے۔تو اس صورت میں اگر اس کی ماں مسلمان ہے تو شرعی طور پر یہ حکم ضروری ہے کہ اب تعلیم و تربیت کے لئے یہ باپ کی ذمے ہوگا۔اور اگر اس کی ماں غیر مسلمہ ہو(جو کہ بنیادی مسئلہ ہے) اور اس پر ڈر ہو کہ بلوغ کے بعد وہ ماں کا دین اختیار کرے گی۔تو اس صورت میں یہ بات واجب ہے کہ وہ باپ کی پرورش میں ہوگا۔

اور جنہوں نے غیر مسلمہ ماں کے لئے حضانت کا حق ثابت کیا ہے۔انہوں نے باپ کے لئے حق مراقبت بھی ثابت کیا ہے۔ جوں ہی اس کو خطرہ محسوس ہو دین کے بارے میں تو وہ فوراً اس کو چھڑوانے کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ پس یہ حق اس کے لئے ثابت ہے۔ برابر ہے کہ پرورش مسلمہ کے پاس ہو یا غیر مسلمہ کے پاس۔ پس حضانت کے شروط میں امانت ہے۔پس جب حضانت فاسقہ کے پاس ہو بچے کا مقام اس کے ساتھ امن میں نہ ہو تو پرورش اور حضانت میں اس کا حق ساقط ہو جائے گا۔

مراجع ومصادر:

۱. اماں جی مرحومه ومغفوره عبدالقیوم حقانی صفحه ۹ .

۲. سورة احقاف آیت ۱۵.

۳. سورة لقمان آیت ۱۴.

۴. بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع للکاسانی . (ج ۴، صفحه ۴۲).

۵. شرح فتح القدیر لابن الهمام علی الهدایة للمرغینانی . (ج ۴ ص ۳۷۳) .

(حاشیه ردالمحتارعلی الدرالمختار).

(لابن عابدین ج ۳ ص ۵۵۷.۵۵۵).

۶. السنن الکبری للبهیقی .(ج ۸ ص ۵)کنز العمال للمتقی الهندی ج ۵ ص ۵۷۶. ۵۷۷).

۷. رواه الامام احمد فی المسند ج ۵ ص ۴۱۴) امام ترمذی فی الجامع الترمذی .

(ج ۳ ص ۵۸۰).

۸. شرح منح الجلیل علی مختصر العلامه خلیل للشیخ محمد علیش . (ج ۴ ص ۴۲۶. ۴۲۷).

۹. رواه النسائی باب اسلام احدا لزوجین وتغیر الولد .(ج ۶ ، ص ۱۸۵)

سنن ابن ماجة . (ج ۲ ، ص ۷۸۸).

۱۰. المغنیی مع الشرح الکبیر لابن قدامه (ج ۱۱ ، ص ۶۶)

نیل الماٰذب بشرح دلیل الطالب للشیخ عبدالقادر القغلبی . (ج ۲ ، ص ۲۳۷).

۱۱. سورة لقمان من الایة ۱۴ .

۱۲. سورة احقاف من الایة ۱۵ .

۱۳. صحیح البخاری . (ج ۷ ، ص ۶۹) . (وابن ماجة ج ۲ ، ص ۹۰۳).

۱۴. سنن ابی داؤد . (ج ۲ ، ص ۲۸۳ . ۲۸۴ برقم ۲۲۷۷).

سنن النسائی. (ج ۶ ، ص ۱۸۶.۱۸۵).

سنن ابن ماجة القزوینی (ج ۲ ، ص ۷۸۷ . ۷۸۸)

۱۵. موطا الامام مالک ج ۲ ص ۳۳۴ ، مصنف الامام ابن ابی شیبة ج ۵ ص ۲۳۶ .

(صحیح البخاری ج ۷، ص ۶۹).

(ص ۲۶۰ ج ۱) ابواب لادب باب برالوالدین).

......☆☆☆☆☆......

امام ابوحنیفہؒ کی محدثانہ حیثیت
مجموعہ مقالات

ترتیب:۔مولینا سید نصیب علی شاہ الھاشمیؒ

کتاب کے اہم ابواب:۔ تدوین فقہ کی اہمیت وضرورت ☆ فقہ حنفی کی ترجیحات وامتیازی خصوصیات ☆ بڑے بڑے اولیاء کرام فقہ حنفی کے پابند رہے ☆ ترویج فقہ حنفی، سب کا علم دو میں ☆ فقہ حنفی کی بنیاد اور اساس ☆ امام بخاریؒ کے بائیس ثلاثیات فقہ حنفی کی مرہون منت ہیں ☆ امام اعظم کی رائے تشریح حدیث ہے ☆ عملی زندگی سے مطابقت ☆ اکثر سلاطین اسلام فقہ حنفی کے گرویدہ تھے ☆ اراکین مجلس تدوین فقہ حنفی تمام امام بخاریؒ امام مسلمؒ کے شیوخ تھے۔ اور بہت کچھ

ہر گھر، لائبریری کی ضرورت۔علماء طلباء کی اولین پسند

معیاری جلد، کمپیوٹر کمپوزنگ، اعلیٰ کاغذ

صفحات: 147 ھدیہ: 170 روپے

رابطہ نمبر: 0302-35240251